



هو المغفور الرشيد

اللسان المركب من الخط والسمان

أحمد لله والنسب له درن زمان بهار اقران رساله

اتحاد القاص

نتیجہ طبع و قیوم سرآمد متفقال معند ان سرفراز کلمتہ

سخنان منجز بیان مآثر اصناف ہوز کلام قاص

شناسان حکار و اقلام شیوہ امور معند

چمن سیر الفناط و معاجبات ہوز

ابو محمد عبد المغفور خان

سہاد و تخلص

پستان

بحسن تطبیق و زیبا کریمتیں تمام باوان سر شاہ نام

در مطبع نظامی واقع کاپوہ طبع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بعد حمد خدا تعالی و نسبت خاتم المرسلین محمد مصطفی صلی الله علیه و آله الاطهار و اصحابه الکبار  
 حج نیز ز سر پانصد و ابومحمّد عبدالغفور متخلص لتساخ و بیوی مجبشریث و بیوی کلکشره شاکر  
 بن قاضی فقیر محمد وOLF نسخ جامع التواریخ وکیل عدالت دیوانی صدر کلکته ابن قاضی محمد رضا ابن  
 قاضی محمد شفیع ابن قاضی عبدالشکور ابن قاضی محمد شرف ابن قاضی عبدالکواب ابن قاضی عبدالکواب  
 ابن شاه عین الدین محمد ابن شاه بیع الدین احمد ابن شاه احمد ابن محمد قاسم ابن ابو عبدالعزیز ابن  
 شمس الدین محمد ابن ابو امیل نجم الدین ابن علی ابن عبدالعزیز ابن محمود ابن محمد ابن عبدالعزیز ابن  
 محمد یاقب بشریف المعالی عدة الدین معروف ابن القیسرانی ابن نضوان صغیر ابن داغر ابن محمد  
 ابن خالد ابن نصر ابن داغر ابن عبدالرحمن ابن صاحبین سید الله خالد ابن ولید و موسی بن علی  
 ارباب فن اصحاب شعورگی خدمت میں عرض ساهو کہ ایک نیت دراز سے فصاحت و بلاغت  
 جناب سلاست علی میر و جناب میر علی امیر کاشمر و ساجا تھا اور بزم عم بعضے نے زمین پر  
 احوال فضل میں کوئی ایسا کلام نہ تھا اور بجان برنے اس بیحدی کی قلم و ہندوستان تک ہی تھی  
 اور اس میں تو گو یا سب کا اتفاق پایا کہ جناب شیخ امام بخش ناخ و بناج و جدید علی نقل لکھے  
 کہ جو کچھ آبر و نہیں رکھتے تھے کہ یہ صرف عوام ہی کی زبان پر جاری دیکھا اور خود بھی کہ

بسم الله الرحمن الرحيم

سوا اسکے تیسرے شعر میں چہیری ہمت سے عزم کرنا یعنی میری طرف سے عزم کرنے کے لکھا ہے یہ کسی فنیج کے کلام میں دیکھا نہیں اسبستہ کا بیٹون کا محاورہ اور حرف ثانی لفظ غنقا کا متحرک نہیں ہے جیسا کہ مرزا صاحب نے قیال کو کے لکھا ہے بلکہ غنقا پر وزن فعلا بالتسکین ہے۔

اول	دہنگ آخر ہو گیا مجھ دل ملول کا	سیدھا ہوا نہ ہاتھ جناب بتول کا
دوم	قید ہوینگے سب عمرت سلطان میں	خالم کے ملاخے ابھی کھائیگی سیکہ
دوم	روڑ کے یہ کرتی تھی اشلے کوئی گھنیا	زیب کو اب ہم دیوینگے دو بیو کا پیرا
اول شعر میں ہو گیا کی ہاؤ دوسرے شعر میں ہوینگے کی ہاؤ تیسرے شعر میں ہم کی قطع میں گرجائی ہے حالانکہ ایسی ہاؤ گزنا جائز نہیں ہے تاکہ معنی کا گزرا البتہ میں جائز ہو اور سو اسکے دل ملول کا لفظ فارسی زبان میں آیا نہیں۔		
دوم	تیر بھائی کے لیے تیغ جنا ہوتی ہے	کوئی نہیں پوچھتا
اس شعر کے معنی ثانی کے کوئی یا نہیں کی لفظ کو تخفیف کا		

اور بوسیدہ در سے اجباب بن خود مراد صاحب سے چھ مرتبہ سبب مراد  
 بھی کوئی مثنوی غنایت نکلیا اور ہمیشہ لطائف اخیل اور وعدہ ہا بعید ہی میں نکھا آج سبب  
 اتفاق کلام انکا طبع ہوا اور ہر گز نہ پونچھا رقم کے مطالعہ میں بھی آیا تو عجب طرح کے ربط  
 وضبط پایا چسپانی معنی اور اسلوب ترکیب اور مراعات الفاظ ایک طرف بعض اشعار کے  
 وزن و قافیہ و ردیف میں بھی فتور نظر آیا معلوم ہوا کہ ماہرین فن جو انکے کلام میں سامانی نظم  
 سے خاموش تھے یہ جانتھا اور گاہ گاہ رقم کو چشمتا سننے میں واقع ہوئے تھے اہل سے خالی  
 تھے اتنی اہل البینت وری ہائیہ عوام نے جو علم کس انگ کا ان لوگوں کے حوالہ کر دیا تھا یہ ہمدرد کا  
 قصور تھا کیونکہ شعر کے امتیاز کے واسطے محال شعر کا مہل ہونا ضروری اور اس طرح سے جو لوگ کہ  
 جناب مرزا دبیر کو جناب میر انیس پر ترجیح دیا کرتے تھے وہ ام بھی برخلاف معائنہ ہوا کہ مرزا  
 کے کلام میں بہت زیادتی سے نقصان دیکھا اور میر صاحب کے کلام میں اس سے بہت کم غلطی  
 متقدم لوگ ہی جانیں گے کہ کاتب کی غلطی ہر گز یہ بعید از قیاس ہر غلطی کا اسلوب جگہ  
 کمال کو کہیں کہیں سے انکے مثنوی کے دیکھنے کا اتفاق ہوا اور وہ بین نقیبان آئے حاجی سے  
 آج آئیں امید ہے کہ نظر انصاف سے ملاحظہ فرمائیں اسکو اہل خط و کتابت میں ہے تصویر کشی

مردیون شاہ کی اجارہ صیبت	جب دو چکر ہفتادو دون کے شہر حضرت
دوسرا و تیسرے شہر میں سینکڑے اور چوتھے شہر میں تین تین گنا فطیرواقع ہیں مدت سے	
مرد وک میں اور فصحا کتاخرین نے اپنے کام میں باندھنا موقوف کیا ہے اور اسکے سوا	
دوسرے شہر میں ماہی گیری گھر میں یہ فقوہ زائد وریل ہر سولے شوہوں کے اور کچھ نہیں ہو سکتا	
یہ آب و ہوا تیغ نہ ٹھہرا کسی شہر میں	انشر کی طرح دوڑ گیا ہر گ واپس
ہر گ واپس دوڑ جانا شہر کا کام نہیں البتہ اکثر کرنا ہو سکتا ہے بان خون کا کام نہیں	
اگر دیون لکھتے تو اچھا تھا بن محن کی طرح دوڑ گیا ہر گ واپس	
وہ یغین ذوالفقار کے فقر و غنم آگین	جو ہر کی تنگ چٹھی سے آنکھیں چڑھ گئیں
یکشست فاش ہر دست کھا گئیں	تجین آپ کم کیا کہ عرق میں نہا گئے
کم چاہو کہ عرق میں نہا کیا سنی کیونکہ عرق لازمہ خجالت ہے اور خجالت دسکا	
چاہو لہذا اگر باجیا لکھتے تو معنی درست ہوتے لیکن یہ بھی استاد	
تم توبہ غریبان ہو ہر اک کلمہ کی دوا	روشن ہے

اول

۵۵

ہو گیا اس میں اس قاعدہ کا جاری کرنا جائز نہیں ہے۔

اول	۱۷۸	میراث یہ نام کی ہے اور حرقہ ناما	اکثر پانچ سو تک ہیں
اول	۱۷۹	پونجی سیکندہ لاش چوپا پر لاش	مجر کے کوہ وڑی چوپا
اول	۱۸۰	لوگوں بننا لوہہ و شیرش و مدنیہ کو	غش گیا ہے لاشیں
اول	۱۸۱	بازو پے سبے جوہر و الماس منیا بار	اور اگر کہ ورنجیف حسب
اول	۱۸۲	ہند آئی جو بیان عقد شوخین و شیرین	بجی صفت ماتم ہر ہند کے
دوم	۱۸۳	پہلے شمرین حرقہ ناما اور دوسرے اور تیسرے شمرین لاش چوپا اور چھٹے شمرین	میں اگر کہ ورنجیف اور پانچویں شمرین صفت ماتم یہ الفاظ ترکیب اضافی قاعدہ فلکی
		کے ساتھ درست نہیں کیونکہ ان میں ایک لفظ ہندی ہے اور ایک عربی یا فارسی ہے	اور ایسے الفاظ کی ترکیب ناجائز ہے مگر علام میں درست ہے چنانچہ شعرے متاخرین
		میں اگر کہ ورنجیف و آتش و بحر و صبا و وزیر و اسیر کے کلام میں یہی قاعدہ جاری ہے	میں اگر کہ ورنجیف و آتش و بحر و صبا و وزیر و اسیر کے کلام میں یہی قاعدہ جاری ہے
		اور خلاف اس کے ثابت کرنا منظور ہو تو ان میں لوگوں کے کلام سے سند لگو	میں اگر کہ ورنجیف و آتش و بحر و صبا و وزیر و اسیر کے کلام میں یہی قاعدہ جاری ہے

۳۳  
 ۳۳  
 ن شاعری سے آگاہ ہیں اور کو اس بارہ میں سست پایا جلال راگم کو ان کے کلام کا شہساز بن گیا  
 ہوا اور ان کے مثنویوں کی جستجو و باغ میں سمائی اور اکثر مجالس تحریر میں بھی شریک ہوئی غزلت علی  
 یہی بات تھی چنانچہ چند بار جو مقام عظیم آباد معروف بہ پٹنہ میں ان کے مثنویوں کے سننے کا اتفاق ہوا  
 تو کچھ اور بھی حقیقت ظاہر ہوئی اور جا بجا شبہات فن شاعری کے خاطر میں پیدا ہو گئے لیکن چونکہ  
 ماثون میں سننے کا اتفاق ہوا تھا اس سبب سے یہ خیال ہوا کہ اگر ان کے کہے ہوئے کچھ  
 شے ہاتھ لگیں تو حال اقصی دریافت ہوا سیلے بعض دوستوں کو ذریعہ فتح الباب مقصد کا  
 ٹھہرایا لیکن کسی کی حلقہ زنی سے یہ مہم انجام کو نہ پہنچی آخر شجب کہ راقم کو مکر سفر لکھنؤ کا  
 اتفاق ہوا ہر مرتبہ بذریعہ جناب داروغہ میر واجد علی کے کہ مرزا صاحب بالواسطہ شاگرد تھے  
 کے کچھ ہوتا تھا۔



بد	صفہ	اعلاط مشرقیہ مرزا دیر صاحب	
اول	۲۵۳	شرب میں کئی سال سے رتہ ہی نہیں کھیا	چھوٹے ہوئے شرب کو کاک صدمہ مجھے گذرا
دوم	۱۰۰	ہم دیکھینگے آج عالم ہستی کے طبق کو	کرتے ہیں بی بی آج دھبی ناب حق کو
دوم	۲۹۲	آپ عرض فرمائی ہست سے یہ کیجیے ہوئی	رحمن جو ترا نام ہر رحمت ہی ہو بیدار
اول	۵۴۲	چالاک ہر اکبر کا یہ گلگون گل اندام	تو فریقے حرفوں کے درق پہ نہیں آں ام
		حامد کو معجزید کا چابک پس ازار تمام	حرفوں میں سے مانند غنقا او سکا انڈ نام
		اول شعر میں عرصہ کا عین دوسرے شعر میں عالم کا عین تیسرے شعر میں غرض کا عین	ماچھو دشت دہر دہر بعد تقطعہ دہر دہر آہم حالانکہ عید ہر گاہ ۱۰۱ اے منہ بھر

سفر تو صحرانورد ہوا حالانکہ ان دونوں کلموں میں ایک کلمہ ہی سبب تفسیر میں داخل  
 نہیں ہوا اور کسی فصیح متاخر نے ان کلموں کو سبب خف قرار نہیں دیا پس صریح مذکور دونوں کلموں  
 ہر خواہ میں بھی نہ لکھا ہے تھے یہ مابرا  
 چہ صرف ہو گئے کلمہ میں وہ غیر خواہ  
 ہا کے نصیب آج کہ دیکھا ہمال شاہ  
 بولے گواہی آپ کی بس ہو خدا گواہ  
 کلمہ میں صرف ہونا کیا معنی اور کہاں کا محاورہ ہر صرف کا لفظ نقطہ کلمہ کے واسطے  
 لکھا گیا ہر اسکی سند چاہیے اور خیر خواہ کی ہر قافیہ میں گر گئی یہ کس قاعدے سے ہر  
 اگر چہ فارسی میں ایسا آیا ہر کہ بن الفاظ کے آخر میں ہر ہو ہوا اور قابل ہر سکے  
 الف مدہ ہوتو ہر کو ہر عایت قافیہ گرا دیے ہیں لیکن یہ ضابطہ اسما اور لغت میں لکھا  
 گیا ہر جیسے بادشاہ اور گوانہ افعال ہر اور خیر خواہ یہ ترکیب اہم و امر اسم فاعل

صفحہ اول اس باب میں شعرے متقدمین مثل میر و بھیراؤ و سخی و جرات و انشا کا قول سنہ  
 نہیں کہ نہ شیخ امام بخش ناسخ کے عہد سے جو جو رکیک ترکیبیں اور سامعہ فراموش ہونے پر  
 اس زبان کی تئیں متروک ہو گئیں اور تمام شعر و فصحاے لکھنؤ کے اس تصرف جدید کو  
 قبول کیا اور اپنے محاورے میں بھی معمول رکھا اور صف کا لفظ اگر صبر عربی ہے لیکن بوجہ  
 اور چٹائی کے معنی میں عربی اور فارسی میں نہیں آیا پس صف کا لفظ بمعنی بویا ہندی  
 اور اسی سبب لفظ ماتم کی طرف مضاف ہو نہیں سکتا۔

اول	لاشہ کے مونہہ کو ٹھیکے کہنے لگے یہ شاہ	یہ چارگی کا وقت ہے اکبر خدا گواہ
اول	ماہین کی گھڑی میں باپ پر بیان نہ فرمے سپاہ	یہ ریگ گرم اور یہ بدن نرم آہ آہ
اول	پیر جہاد میں یہ دہی بد پڑنے زوال	تھا کہ حق یہ لڑتے ہیں ہینگے جو جھٹھال

فردیاد و دریا سے بہت کچھ ہے اور پتے میں نہ کہو جہاں ایک نفع  
فرمایا کہ تیس غیر مانوس ہو۔

غائب ہوا اور ہم سے غلطوں بھی دل کر ۵ قارون سے زمین ہوتی ہر دیکھ کر  
نہیں معلوم غلطوں اور قارون کو کیوں تکلیف دی ہر یہ غریب تو نہ پہلوان میں نہ بنا  
معاملات جنگ بدل میں اسے کچھ نہ سببت نہیں۔

رباعی  
صغریٰ کب رخ تھادوری پدرین اعضا شکنی گاہ کجی در جب گین  
کہتی تھی ہی اشک کو مجھ بڑیہ تین جانم بلب آمد ز عشم در جدائی

بیزارم ازین زندگی ایمرگ کجائی  
ہوں سی اصناف نظم میں ہر شاید مرزا صاحب کی اختراعات  
کھانا نام بھی جدید چاہیے۔

نئے آب و طعام تھے سب کسٹھ  
اس شعر کو کہنے سے ہم آج طعام کا لفظ ہر اس طرح کی ترکیب لکھنا اردو میں جائز نہیں  
کیونکہ نئے آب و آب لفظ فارسی ہر اس کے بعد حرف عطف اور جو آیا ہر ہندی ہر  
اسیے معطوف علیہ کی نفی یا اثبات معطوف کیوں کہ کفایت نہ کرگی بنا علیہ آب  
اور نئے طعام با عاودہ حرف نفی یا نئے آب و طعام بعالمف فارسی کہنا چاہیے۔

گرد قدم اوس کھوڑ کی ہر سر نہ نایاب اوس گرنے کے جھوکے ہلا گرد ہر کتاب  
رخ اوس کا ہر غیروں کے لیے قبلہ ارباب اور نفل ہر آہو سے خطا کے لیے مہرب

قطر یہ عن کے نہیں بسیج ہا ہر  
نقش قدم سجدہ گر باد صبا ہر

کے تیرے مصرع میں لفظ قبلہ ارباب اور پانچویں مصرع میں لفظ بسیج ہا

سفر	اول	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰							
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰																																																																																

سنہ زندان میں پھنسی لڑھکے تھائے	اس تین برس کے سن میں کیا کیا بھیا
اس رباعی کا دوسرا مصرع ناموزون ہو کر۔	
بچپن میں بچ کعبہ کی شہ فی پیادہ	الصدیری ناتوانی اور اللہ سے ارادہ
اس شعر کا مصرع ثانی ناموزون ہو گا سو اس کے ناتوانی کا مذکور محض عیاں کرنا مکمل کے	واسطے ناتوانی مناسب نہیں البتہ بیمار و مریمین کے لیے مناسب ہو سکتی ہے چاہتے
علامہ برین بچ کعبہ بغیر تشدید حرف جیم جس قدر فصیح ہو ظاہر ہو کر۔	
اب عقل ہماری ہی کرتی ہو گوارا	شکر سپہر فائز کا کٹ گیا سارا
عباس بھی پیارا ہو اور اکبر بھی ہو پیارا	ان دونوں کا زمانہ ہوا شہ کو گوارا
اب من چشم حرکت کی نہ کیوں فرض میں ہو	بسپہر کہ میں عفو جناب حسین ہو
بہ نظر جسے دل زہر کا چین ہو	وہ میں کیوں نہ شیعہ کا جو فرض میں ہو
کتنے گار فیقون سے نگاہ وہ شہر	اک خواب ہمنے دیکھا تو کج از بانی ہو
کنے لگے یہ دست ادب باندھ کر تیر	خیر کنا وہ خواب بکھیا آیتا الہامی ہو
کتنے لگا پکار کے یوں غم و شعار	بس روپکے سیوون اوٹھو نہ پاب سوار
ہا کہہ کر رہے تھے ہزاروں تم شعار	پر چھوڑتی تھیں لاش کو جو چہ نہ زینا
وہ بھی میں ایسے جیسے خرد مند کپ ہیں	پھر صاف کہہ دیا کہ خرد مند کپ میں
ان شعروں میں الفاظ سلی ہوئی تلافیہ مگر اگر اس شعر کے اردو نے قصائد و نثر	
مردن میں جائز رکھا لیکن مستدس میں جائز نہیں رکھا ہو علامہ و برین اول مصرع میں	
عقل کا گوارا کہ ابھی عقل میں آئے لکھا ہو خاص اہل نقبات کی زبان نہ قصاصت ہے عیر	

اول

تین

اول

اول

دوم

الغرض کہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ زمانہ

جو مجھ سے عین توجہ و توجہ و توجہ و توجہ

ان شعروں میں رت زمانہ

جلد	صفحہ	پس یہ قافیہ غلط ہے اور دوسرے مصرع میں رب زمانہ اور میرے مصرع میں خالق نابیکا و فضول
دوم	۲۲۹	میں سوڑن مژگان کے لئے زخم سیون گا
		موجودہ مراد شہ جان ہے بے بختیہ
		اس شعر میں بھی سیون گا اور بے بختیہ کا قافیہ غلط ہے۔
اول	۲۳۱	امتی تھی کہ آئے نہ یہاں شاہ مدینہ
اول	۲۳۲	اتغر کو مان کی گود میں چوتھا مہینہ تھا
		ان دو شعر میں شاہ مدینہ اور مہینہ اور جمال سیکھنے کا قافیہ غلط ہے علاوہ برجان کا رد ہوا ہے۔
		تجلیہ شعرے اردو نے قافیہ میں ایسے لفظوں کی ہا کو الف سے بدل لیا ہے لیکن اتفاق میں
		ہی تک جائز ہے کہ اس لفظ نے اور کسی لفظ سے ترکیب پائی نہ ہو اور شمار نہ کر دے کہ طاق میں
		زمانہ لفظ رب ساتھ اور مدینہ لفظ شاہ کے ساتھ اور بختیہ لفظ پر کے ساتھ اور کو ساتھ
		جمال کے ساتھ مرکب منائی ہے ایسی حالت میں قافیہ کا حرف ہا الف سے بدل ہو گیا ہے آہ آہ
		حال میں حرف الف سے بدل نہیں ہوتا پس الف و ہا کا قافیہ درست نہیں غلط ہے۔
دوم	۹۹	ہاں جسد سر دست مرتب کرو منبر
		سلطان و گدا پریر و جان مومن و کافر
		سب شہری و صحرائی سب انصار و مہاجر
اول	۲۰۹	یہ کہہ کے خیمہ گاہ میں وہ خستہ دل گئی
		یا ان تیج بوسہ گاہ ہمیر پر چل گئی
		ان شعروں کا قافیہ میں اختلاف تجبیہ کا ہے اور یہ جائز نہیں چنانچہ قوافی کے رسالوں کا ہرگز
		اگرچہ بعض متقدمین مثل فخر جانی وغیرہ کے کلام میں آیا ہے مگر متاخرین کے نزدیک منع ہے۔
اول	۸۱	سیماب پر پسینہ نسیم ان کی جان ہے
اول	۳۳۳	اس غم سے جان جاگی مچھنا زین کی
اول	۲۶۸	رنگ قمر تھا لعل ہر اسہ جبین تھا
اول	۴۵۹	نخاسہ اپنا اوٹھایا جو بوسے سیدان
		پانچو چلائی بنا خیر قور ای ز نادان
		رعد ان کا ایک فقرہ شعلہ زبان ہے
		میں گھر کیا ان نہ کھاؤں گی شمعین کی
		یہ فخر آسان تھا یہ فخر زمین تھا
		پچھنک کر ٹوٹی کہا آگے پہا جان
		پیش کہہ دو کلام کا دو ابی آتا ہے

<p>افلاک و زمین ملتے جلتے مشتمل نمایان جامیر سے یتیم بنے چچا جان کو بابا</p>	<p>اکبر کا تیار و زبان ہاے چچا جان قاسم سے یہ رو کر کہا اور یاس سے دیکھا</p>	<p>صفحہ ۱۴ اول</p>
<p>ان شعروں میں لغزہ شعلہ زبان اور نر لعین اور صہبہ اور نر زمین میں سبب ترکیب یعنی واضانی کے اعلان نون جائز نہیں ہر چند اردو اسے بعضے الفاظ فارسی میں ایسا کرتے ہیں لیکن اس وقت لفظ اردو ہو جاتا ہے پھر مضاف یا مضاف الیہ ہونا اس لفظ کا بقاعدہ فارسی جائز نہیں اور چوتھے شعر میں بابا جان اور چچے اور ساتویں شعر میں چچا جان کا لفظ بغیر اعلان نون کے آیا ہے حالانکہ کوئی ان الفاظ کو بغیر اعلان نون نہیں بولتا ہے۔</p>	<p>پر غمیہ میں بیتاب تھے اوس زم حرم شاہ انجیر و طوق پہنے تھے سجاد نامدار دیکھو دو گوش اس پر بے نظیر میں ہر ذرہ غب رثر یا وقار تھا کیا کیا کمال کھتی تھی شمشاد خوش نہاد اور زیب و سکینہ و کلنوم و لنگار دنبہ ریاض خلعت سے لے کر زنجیریل کو مین سے افضل ہر شمشاد خوش انجام تجھ کے کونے تھے جو سوئی میں دل خیز شہ نے کہا یہ ضربت ہوش و حواس ہے بیاراب سچ خوش اطوار ہو گیا دل خیز چنبہ پوش کا اوسے دگر کتا تھا تجہ میں علی علم و عمل دو نون میں ہے</p>	<p>صفحہ ۱۵ اول</p>
<p>چلا کے یہ کستی تھی کبھی زنب و سیباہ طاقت تھی چو پہلے کی کرتے تھے بابا پیکان نہ دیکھے ہو دیکھے دو ایک تین ہر ذرہ اسکا اختر خوش روزگار تھا جو ہر کمند نوک سان خود وہ برق باد ای عابد و رقیہ و بانو سے بے دیا فدیہ ہو افواج کا جو ان سے بدیل پڑھتے ہیں درود اونپہ ملاک سر شام دیکھا کہ ایک باغ میں ہن شاہ و طہرین والمداد حق تر ابرو ہر شناسا ہے یہی تار حیدر کرتا ہو گیا شعلہ تو وہ نہ تھا پہ ہولے ہر کتا تھا سے ذات علی کتبہ تجا سے صاحب پر</p>	<p>پر غمیہ میں بیتاب تھے اوس زم حرم شاہ انجیر و طوق پہنے تھے سجاد نامدار دیکھو دو گوش اس پر بے نظیر میں ہر ذرہ غب رثر یا وقار تھا کیا کیا کمال کھتی تھی شمشاد خوش نہاد اور زیب و سکینہ و کلنوم و لنگار دنبہ ریاض خلعت سے لے کر زنجیریل کو مین سے افضل ہر شمشاد خوش انجام تجھ کے کونے تھے جو سوئی میں دل خیز شہ نے کہا یہ ضربت ہوش و حواس ہے بیاراب سچ خوش اطوار ہو گیا دل خیز چنبہ پوش کا اوسے دگر کتا تھا تجہ میں علی علم و عمل دو نون میں ہے</p>	<p>صفحہ ۱۶ اول</p>



سجہ اول	کی پھر تو نبی نے یہ دعا بادل تغیر	ای جلوہ دشمنی تو مرا ملک شمع دیر
دوم	نیکس و بدیل منے ہر حسین	صبر ابوبت کی شمشیر کا جو ہر حسین
	<p>ان شعروں میں ذبیحہ آور نامدا اور نے نظیر اور خوش روزگار اور خوش نما و آئینے دیار  اور بیدیل اور خوش انجام اور دل خیزن و ہوش و حواس اور خوش اطوار اور پیہ پوش  اور نے ہر اور بادل تغیر کے الفاظ محض شوہن تطویل میں بھی داخل نہیں کر سکتے بلکہ  بعضے شہوت بھی بہترین اور سو اس کے لفظ ذبیحہ اور نے نظیر ہم کے ساتھ دیکھتے ہیں  اعلام ساتھ دیکھتے ہیں اور فقر کی صفت خوش روزگار کی لکھی نہیں شمشیر کو خوش روزگار کی نہیں  باندھا البتہ نامدا کا لفظ ذوی القول کے اوصاف میں لکھا ہوا اور دل خیزن کا لفظ فارسی میں نہیں آیا  اور حضرت مسیح علیہ السلام کے وصف میں جو لفظ خوش اطوار لکھا ہوا یا دلی وصف ایسے  رسول حبیل الشان کی شان میں لانا جو انبیاء اولوالعزم میں داخل میں فصاحت بلکہ  مطلوب شاعری سے بید ہر اور کسی شاعر کے کلام میں ایسا پایا نہیں جاتا اور  مزار صاحب کے کلام میں جا بجا ایسے اوصاف وارد ہیں اور کعبہ کی نسبت  جو افتخار ہے لکھا ہوا اس معلوم ہوتا ہے کہ کعبہ کو کسی جانور پرندہ سے ذہن نہیں ستارہ  کیا ہوا انصاف کی جگہ ہر کعبہ کے واسطے ترقی ہوئی یا قول اور کس جہ کا متزل اور طرفہ یہ کہ  حضرت امام حسین اور دوسرے اہلبیت الہمار رضی اللہ عنہم کی شان میں جا بجا لفظ ایہ ہوا  کیا کیا جائیگا اور ستارہ کیا آفت لایکا اور بادل تغیر کے کچھ معنی نہیں یہ فقرہ مہمل ہے</p>	
اول	کہ مر و نہ پگہ زندون پہ جاتی تھی بصدقت	بجلی طیر کو نہ نے اور نہ نے کا ذوق
	<p>اس شعر میں تلوار کا مردون پر جانا کیسا اور کیسی تعریف خلاف بلاغت ہے اور بجلی کو  رومنے سے کیا علامہ —</p>	
اول	خوشید کا چلن یہ جلی ہو کے نیم جان	تحویل کی جو خود میں نور و سجہ جان
	<p>یہ شعر شمشیر کی تعریف میں ہے پس شمشیر کا نیم جان ہونا کیا۔</p>	

<p>بیشی جو خود پر قورہ سر میں سا گیا گردن چھپی جو سینہ میں دل قمر خرا گیا</p>	<p>سر گردن نہیں میں مع خود آ گیا بھاری تھا بوجھ ہو کمر چ لگا گیا</p>
<p>یہ دو شعر تلوار کی تعریف میں ہیں لیکن ان شعروں کا عیب نکلتا ہے یعنی معلوم ہوتا ہے کہ تلوار میں تیزی تھی اگر تیزی نہ ہوتی تو خود دوسرے گردن کو کاٹ لیتی اگر یہ شعر گزرتی تعریف میں لکھا جاتا تو درست تھا علاوہ برین جو مجھے مصرع میں سے رکھ کر جو لکھا ہے یہ کیا مستحق محبوب کی لکھو موسے تشبیہ دیتے ہیں نہ کہ دشمن و بیخوش پہلوان کے لکھو۔</p>	<p>یہ دو شعر تلوار کی تعریف میں ہیں لیکن ان شعروں کا عیب نکلتا ہے یعنی معلوم ہوتا ہے کہ تلوار میں تیزی تھی اگر تیزی نہ ہوتی تو خود دوسرے گردن کو کاٹ لیتی اگر یہ شعر گزرتی تعریف میں لکھا جاتا تو درست تھا علاوہ برین جو مجھے مصرع میں سے رکھ کر جو لکھا ہے یہ کیا مستحق محبوب کی لکھو موسے تشبیہ دیتے ہیں نہ کہ دشمن و بیخوش پہلوان کے لکھو۔</p>
<p>گل ہر چراغ چشم تر آتشال کا آس شمعین چشم کوثر یا لکھا کہ کسی تشبیہ کا اگر چشم کوثر یا کہتے تو آنکھ میوب ہو جاتی ہے۔ تیغ روان کی طرح باہر یہ لپٹ گئی یہ شعر خود تیغ کی تعریف میں ہے پھر تیغ روان کی طرح کہنا کسی تشبیہ کا ہے۔</p>	<p>ما تھا توازن فلک ہر شکوہ جلال کا گردن سر کے گھینٹک کے پچھو کوٹ گئی یہ شعر خود تیغ کی تعریف میں ہے پھر تیغ روان کی طرح کہنا کسی تشبیہ کا ہے۔</p>
<p>ہوتا ہے عقد فاطمہ سے بو تر ایش کا سب طبعین شدہ قلعه شکن آتھن زن میں انشہ کی قدرت کے کہن آتھن زن میں یہ ان میں بیشتر زن میں ملک چرخ برین پر ان شعروں میں حضرت فاطمہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے عقد کو اور دو صاحبزادوں کے نکاح میں چاہو قرآن ہر وہاں تشبیہ کی ہے یہ نہایت جایا کہ تمام اہل نجوم کا اس پر اتفاق ہے کہ ہر وہاں کا قرآن منقول ہوتا ہے اور اس تران کا نام نجوم کی اصطلاح میں اجتماع اور نہایت میں اتفاق ہے۔</p>	<p>کس ما تھا بے ہر قرآن آفتاب کا سرتاج شجاعان زمین آتھن زن میں گویا کہ حسین اور حسن آتھن زن میں ہر آج قرآن ہر وہاں خورشید زمین پر ان شعروں میں حضرت فاطمہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے عقد کو اور دو صاحبزادوں کے نکاح میں چاہو قرآن ہر وہاں تشبیہ کی ہے یہ نہایت جایا کہ تمام اہل نجوم کا اس پر اتفاق ہے کہ ہر وہاں کا قرآن منقول ہوتا ہے اور اس تران کا نام نجوم کی اصطلاح میں اجتماع اور نہایت میں اتفاق ہے۔</p>
<p>اور سرخ و سفید یک تجارنگ سطر اس شعر میں فقرہ خورشید لکھا ہے فقرہ کو خورشید سے کچھ علاقہ نہیں البتہ زرخورشید سب جانتے آئے ہیں کہ خورشید کا رنگ مدہر اگر ہر صاحب علم ہیئت و نجوم کے کمال سے آفتاب کا رنگ سپید ثابت کیا ہو تو اس کی دلیل ملے گی۔</p>	<p>گردن کی صفا فقرہ خورشید سے بہتر اس شعر میں فقرہ خورشید لکھا ہے فقرہ کو خورشید سے کچھ علاقہ نہیں البتہ زرخورشید سب جانتے آئے ہیں کہ خورشید کا رنگ مدہر اگر ہر صاحب علم ہیئت و نجوم کے کمال سے آفتاب کا رنگ سپید ثابت کیا ہو تو اس کی دلیل ملے گی۔</p>

اول	پہلے دن میں تھا پھول تخی میں نخل طور	گرمی میں محض تار توڑ می میں صفت نور
اول	چلائی سکینہ کہ خدا را ارے کوگو	بتلاؤ نہیں ضبط کا یا را ارے کوگو
اول	بیا بکوا بھی کسے پکارا ارے کوگو	کیا میرے چچا جان کو مارا ارے کوگو
اول	آول شعر کے دو وزن مصرعون کی ردیف میں سے ایک ردیف بیکار ہو کر	
اول	لیا نیام سے جب مرضی الہی سے	سپیدہ تیغ کا پیدا ہوا سیاہی سے
اول	نقیب نے کہا بتیک خیر خواہی سے	مگر عیان ہوئے یونس ماہی سے
	ہلال تیغ جو ابرسیاہ سے نکلا	ادھٹا یہ شور کہ یوسف وہ چاہے نکلا
دوم	اکبر کے ساتھ ساتھ گیا پھر وہ باوفا	آئی نذا نجف سے دوست مرجبا
دوم	روح بتول بولی کہ محسن ہوا مرا	ہاتف پکارا دیکھ ذرا اپنا مرتبا
	بیشکل مصطفیٰ تو ترا تھماے ہاتھ ہو کر	بتیک کہتی روح نبی تیرے ساتھ ہو
دوم	وکن پے ترتیب وضو آب تھا نایاب	وارد ہوا اک نور لصب لب لصباب
دوم	ادیش علی رکھ دیا اک طشت پلاز آب	شہ نے کہا تو کون ہو وہ بولا آب
	اک ذرہ درگاہ شہ جن و ملک ہوں	اللہ کے خورشید میں خورشید فلک ہوں
	جب رجعت خورشید کے مولا ہو طالب	کہتا ہوا لبیک پھر اجانب مغرب
	اک روز ہے مہر سے یونہی طلب	میں کون ہوں دی اوسنے صد کل عجب
	جو تجھ سے مخالف ہیں وہ بیشک قری ہیں	تو اور تر سے شیعہ جہنم سے بری ہیں

جلد	صفحہ	آں اشعار میں لہجہ کا لفظ سرشار ہے اور یہی واقعہ ہے کہ لہجہ کا یہ باب کلام اور انداز کے جواب میں کہا جاتا ہے۔
دوم	۲۰۱	ہاگاہ مخاطب ہو ایون خالق سبحان
دوم	۲۰۲	یا علی کہتا تھا جب یاد شاہ کو میں
دوم	۲۰۳	بابا کا لہجہ پہلے تو چہرہ پر لگایا
دوم	۲۰۴	ان شعروں میں مابین کے معنی ہر طرف درمیان کے لیے گئے ہیں یہ برخلاف سنت و محاورہ کے ہے کیونکہ دو چیزوں درمیان جو چیز ہو اسکی نسبت مابین کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے
اول	۲۰۵	سر جان تبار رحمت پر در و گار ہے
اول	۲۰۶	خاکسار رحمت پر در و گار کے کیا معنی۔
اول	۲۰۷	مہر سپہر عالمہ اس میں نہان ہوئے
اول	۲۰۸	سویچ چھپے میں میں ستارے عیان ہوئے
اول	۲۰۹	مضمون خاکسار حیدر کے محسن گئے
اول	۲۱۰	ذکر خدا کے واسطے شیع بن گئے
دوم	۲۱۱	پیدا ہوا سپیدہ طلعت نشان صبح
اول	۲۱۲	باندہ عامرہ نور کا پہنا کتان صبح
اول	۲۱۳	ہاگاہ وہ سانپ کا بچہ کرن سے دان ہوا
اول	۲۱۴	طاؤس ذوالفقار ٹپ کر عیان ہوا
اول	۲۱۵	اول بند میں لفظ طلعت نشان جو واقعہ بالکل نئے ہوتے ہیں اور نامستعمل ہے اور مصرع ثانی اور ماس کے معنی تو کچھ معلوم ہی نہیں ہوتے اور بانی مصرعون کے معنی بھی ہے لطف اور نمان نشان بلکہ ہر اور علی ذوالقیاس جو تھے شعر میں طلعت نشان جو واقعہ ہی نہیں معلوم کیا پیڑ ہوا اور ساتوین شعر میں طاؤس کا بغیر فوج ہو چکے ہیں کیا کیا۔

۱۱۱	میں	آکھوں کی تیری رون بادام سے بہتا	عارض کا پسینہ ہر گلاب گل احمد
		گلاب گل کی کو نہ کہتے سنا نہ کہتے دیکھا اسکی سند چاہیے البتہ بعض عوام کے ہوا	
		شب برات و شب قدر کی رات اور آب زمزم کا پانی جو ہے یہی گلاب گل کی قسمی میں نہیں	
۳۹	اول	آخر تھیں اب سو گشتیں ہونا ہر بھینا	عامر بہتر کے لیے رونام ہر بھینا
۳۱۰	اول	مجھ کو تو فقط سو گشتیں ہونا ہر صاب	بچے ہر کے کم سن ہیں ہی رونام ہر صاب
		سو گشتیں کوئی لفظ فارسی نہیں ہر ہندی محاورہ کا ترجمہ فارسی ترکیب لیکر کیا ہر	
		سو گشتیں دو نون لفظ فارسی ہیں مگر اس ترکیب کے ساتھ زبان فارسی میں نہیں	
		آیا یہ غلط ہر صحیح نہیں اسکی سند چاہیے البتہ ماتم نشین زبان فارسی میں آیا ہر	
۵۱	دوم	یہ کہہ کے فلک پر گئے ساکن وہ فلک کے	اور حشر کیا تاج مقرب کو چنگ کے
		تاج مقرب نیا لفظ ہر آج تک کسی اردو یا فارسی گو شاعر کے کلام میں دیکھا نہیں اور	
		ازروہ دینی کے بھی استقامت بعد ہر اگر مقرب کی جگہ نہ تہب یا مرقع کہتے تو درست جایا	
۵۲	دوم	شعبہ ادا وہ خوش پریر ہر ہر دان	کوڑیا دھیان لائے جو اگر کتبہ کمان
		اگر لفظ ہر دان سنا دی ہر تب بھی بقاعدہ اردو و جائز نو کار ہر دان یعنی ہر دان کے	
		نہیں آیا ہر اور جمع ہر دان اگر کہیے تو مقام اسکا نہیں	
۵۳	اول	تسا سال اب ہر ہونہ اس آئینہ کی تشال	برسون میں بھی ہر کھینچنا اس گل اسکا
		سال اب کسی شاعر یا شعی کے کلام میں دیکھا نہیں اور نہ کسی صاحب علم یا عامی کو بولتے	
		سنا اسکی سند چاہیے	
۵۴	اول	اوس روز سے ہر آل نے معمول یہ کیا	ویرانہ اک بدینہ کے جو عنقریب تھا
		لفظ عنقریب بازو یا درج عن قرب زمانہ کی حالت میں متعل ہر ترسکان کے ذکر میں	
		کسی فصیح نے لکھا نہیں اسکی سند چاہیے	
۵۵	اول	اور اپنے پہنے کا دیا خلعت زرتار	رتبہ میں جو محتاطہ بخت گرا اخبار

جلد ۱	صفحہ ۱	گرانا بمبئی گران قیمت کے نہیں آیا معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب بھاری خلعت پر قیاس کر کے گرانہ کا لفظ لکھا ہے وہ بے قیاس۔
۱	۱	وہ رخس و رخس فلک پر سے ہنرین ہر کاہ چرکا گاہ او سے خوشہ پروین گھوڑے کے وصف میں ہنرین بمبئی مقابل کے نہیں آیا اسکی سند چاہیے التبتہ ہمعنان وغیرہ آیا ہے۔
۱	۱	تہلاؤ تو نبی کا نوا سانسین ہون میں شرع رسول حق کا شناسا نہیں ہونین نزعہ میں تین روز سے پیاسا نہیں ہونین جیسے آج اپنے ہر اسانسین ہونین
۱	۱	ہر اسان کہ صفیہ عالیہ الف نون کے ساتھ مشہور ہے اور سکا نون کمان گیا شنایہ مرزا صاحب بقاعدہ شناسا امین نبی الف فاعلیت قرار دیا ہے اسکی سند چاہیے خلاصہ کہ قافیہ ننگ ہو گیا تھا اسلئے نون کو حذف کر کے ہر اسان دیا۔
۱	۱	وہ آپ ہے حجاب زدہ رو کنا کمان یہ بچپن یا یہ بیوہ گرمی آہ الامان بیوہ گرمی کی حقیقت سمجھ میں نہیں آئی اس لفظ کے کیا معنی ہیں اور کیا ترکیب ہے اور کس کے محاورہ میں آیا ہے لیکن سیاق کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ بیوہ گرمی لکھا گیا ہے یہ غلط ہے ورنہ اسکی سند دی جائے۔
۱	۱	جنبش ہاتھ کو تھی نہ تیغون کے دربان مشلول کے ہون پنجہ میں جیسے چوگان مشلول بمعنی شل کے امین دیکھا نہیں یہ میا تفرق ہر شل کو کس قاعدہ عربی سے مشلول بنایا ہے اسکی سند چاہیے جہلا و عوام الناس مشلول بمعنی شل کے بولے ہنگامہ مگر فصحا کمان استعمال کریں گے۔
۱	۱	غربت میں وہ بقیہ تھا اور خلق میں شہر اور نا طمہ کا صبر تھا اگر تیر میں ملے
۱	۱	غربت تواضع اور فروتنی کے معنوں میں نہیں ہے جیسا کہ مرزا صاحب قیاس کیا ہے بلکہ بمبئی مسافرت ہے اور یہاں اگر غربت کے معنی مسافرت کیے جائیں تو بھلے و صبر ہے

جلد	صفحہ	کچھ مناسبت نہیں رکھتے۔	
اول	۲۸۷	آب تک این نشان کا مٹھکے تو ہاں کھینچا	پھر آج پہنی دو نوں مین زنجیر گرانا
		اس شعر میں اظہار معنی ظاہر کے واقع ہوا ہے کہ ان کا محاورہ ہوا کی سند چاہیے۔	
اول	۳۰۹	وہ خوان تھا مثل دل قیاض کا وہ	اور جو صلہ سے غرض کے تھا زرق یا وہ
		غرض کا لفظ بفتح ثانی ہو بسکون ثانی نہیں آیا اور سو اس کے مصرع کی ترکیب میں غرض کا لفظ	
		زرق کے ساتھ کیا خوب وقع ہوا ہے کہ قابلِ یاد ہے۔	
اول	۳۲۵	بھائی صنم ہی ہر باپ تھا رہا ہر مرتضیٰ	حسبِ نسبت آپ کے ہر ملک کام کی
		حسبِ بسکون ثانی اس معنی میں کہیں نہیں آیا بلکہ بفتح ثانی نسبت کے وزن پر ہوا اور حسبِ بسکون	
		ثانی وفقِ او طبق کے معنی میں ہے۔	
اول	۳۱۰	شہ نے کہا کر دیوے کا اللہ سب سے	ہاں کا غزو دواوات و قلم لاؤ تم اس
		جب کا غزو دواوات و قلم سامنے آیا	کچھ شہ نے لکھا اور انے سب سے چھپایا
		دواوات کی دال کے بعد الف کیسا ہے اور کون سی لغت میں اور کس استاد کے کلام میں	
		آیا ہے اگر کہیے کہ جہلا سے ہند دواوات کہتے ہیں تو وہ لفظ ہندی ہو گیا فارسی ترکیب	
		میں نہیں آسکتا۔	
اول	۳۱۲	آئے تھے محمد کی عیادت کو نو اسے	ہر سخت مجھے شرم بہ تولی عذر اسے
		عذر القاب حضرت مریم رضی اللہ عنہا کا ہر اطلاق اس کا مجازاً حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا	
		پر ہوتا ہے اور معنی اس کے زنِ دو شیرہ و بکرہ ہیں لیکن یہ لفظ بالفقہ ہر بختیتیں نہیں پس اس	
		شعریں بختیتیں لکھا گیا ہے غلط ہے۔	
اول	۱۲۸	پہلا ہر سچ گردوش ایامِ ابدیر	سویں بخت یہ کہ سحر و شامِ ابدیر
اول	۳۵۸	گئے مالاں تھی سو بے قبر پیہر ز ہر ہر	گئے کہتی تھی بخت کو یہ گھٹل سہر ز ہر
		پھر روضہ بھی کی طرف کو کیے یہ یکن	نہاں تھیں صرت میں کیوں نہ کر پڑا ہر یکن

عابد کی سمت رونی کی نبت مرتضیٰ	دیکھا تو قید ہو چکا ہر وہ چھکستہ پا	۱۰۰	اول
سوئے نجف کہنا بمعنی نجف کی طرف موند کر کے کہنا اور سپرین سوئے قہر پیچہ نالان	ہونا اور نجف کو کہنا اور روضہ نبی کی طرف تہن کرنا اور مابد کی سمت رونا کہیں نہ کھانا	۱۰۱	اول
سنائین یہ باتیں محاورہ کے خلاف بلکہ غلط ہیں اسکے ساتھ اس طرح کا لفظ ہونا ضرور تھا کہ	مثلاً سوئے نجف مرثیہ کے یا موند کر کے یا پھر کے یا ہاتھ اٹھا کے چنانچہ مرزا صاحب نے	۱۰۲	اول
خوب معنی جگہ بہ طرح باندھا ہوا اس کی صحت میں کلام نہیں اور موافق محاورہ کے ہر چنانچہ	ان شعروں سے ظاہر ہوگا۔	۱۰۳	اول
مرثیہ سوئے نجف یہ پکاری و خوش نہاد	داد ہی تیرے صبر و تحمل کی نیکے داد	۱۰۴	اول
پھر سوئے فلک کچھ کے شہ فی سنا یا	بندے کو گو اہی تری کافی ہر خدیا	۱۰۵	اول
اور یا کی سمت شہ کے کما دیکھ کر پکار	عباس آؤ اپنے انھی کو کر دسوار	۱۰۶	اول
یہ کہہ کے ہوئے چرخ پہ مائل شہ بار	ظاہر رخ شہ پر ہوئے المام کے آثار	۱۰۷	اول
جینچ پر مائل ہونا بمعنی آسمان کی طرف متوجہ ہونا کہیں دیکھا نہیں اسکی سند چاہیے۔	جان احمد کہہ کرے آئے لاکھوں گمراہ	۱۰۸	اول
اور اقامت میں ہوا صرف نام و مجاہد	کعبہ فلک پہ صرف طواف شہ اعم	۱۰۹	اول
کرکین زمین عرش لیے فوج کا علم	اقامت اور طواف میں صرف ہونا کیا اسکی سند چاہیے۔	۱۱۰	اول
طاقون میں شہ تخت پہ ساعر دھر ہوئے	اور شتیون میں غلبت پہ زرد دھر ہوئے	۱۱۱	اول
تخت پر ساعر کا کہنا نیا دستور ہے کہ یا ناصر یا مجاہد مرزا صاحب ہے۔	اور دوسرے غزرون کے غم سے جگہ گھار	۱۱۲	اول
تھی اک تو ابن فاکہ پر پایش شمار	اک ملق تہ کے واسطے نیا پایش شمار	۱۱۳	اول
اک جان پاک جسکے خریدار تونہ ہر	دل انکے لیجہ ہاتھ میں بیجہ و جیسا	۱۱۴	اول
جہنم کو انکی انے سوا ہو گا فطرت	پایس مینا یعنی پایس سید کے اور دل ہیجہ و جیسا ہاتھ میں لینا کسی فصیح کے	۱۱۵	اول



کلام میں دیکھا نہیں اسکی سند چاہیے۔	صفحہ	بلکہ
شور سے ہمیشہ یہ کیا کرتی تھی تقریر	۳۵۹	اول
لیتا ہوا رہی خبر امیر شہید		
لفظ ہوا کا دوسرے معنی میں بالکل نام نہاد اور خواص کیا بلکہ علوم ایسے عمل پر نہیں بولتے		
اور اگر کہا جائے کہ ضرورت شعری سے لکھا گیا ہے تو شعر کو سنا کیا ضرور ہے۔		
شہ بولے ہاں تو قاصد صغریٰ کی لکھا	۱۳	دوم
یہ وجہ تھی جو تو مری تسلیم کو جھکا		
ورنہ حقیر مجھ کو سمجھتے ہیں اشتیاق		
خر تیغ مجھ پہ ہاتھ کیسے کا زبان اٹھا		
کسی پر ہاتھ اٹھانا خاص ضرب کے عمل میں آیا ہے اور تسلیم کے واسطے نہیں آیا چنانچہ میرا		
صاحب نے خود بھی دوسری جگہ لکھا ہے۔		
دل درد رسید و خاک کھانا نہیں اچھا	۳۶	دوم
سید پہ کبھی ہاتھ اٹھانا نہیں اچھا		
بر خلاف اسکی فصاحت کلام سے سند چاہیے۔		
ہمسایان کہتی تھیں بیا کیسا ہر پال	۲۲	دوم
پوشاک جو کبھی ہر تو ادب سمجھے ہو پال		
حال بیا ہونا کسی کے محاورہ میں دیکھنا نہیں اسکی سند چاہیے۔		
قائل کی طرف دیکھ کے زینب نے سنایا	۲۵۹	اول
گردون کی ستانی کو عبث تو ستایا		
دوسرا مصرع حضرت زینب کا قول ہے اور اس میں لفظ گردون واقع ہے حالانکہ عورتوں کے		
محاورہ میں کسی جگہ یہ لفظ نہیں آیا اور خوبی یہ کہ جس لفظ کے ساتھ اسنے ترکیب پائی		
ہر وہ خاص بول چال عورتوں کی ہے میرا ان کی جگہ ہے کہ اسکو اجماع ضدین کہا جائے صحت		
مبلغ نام لکھا جائے فنکارانہ منون میں فتور نہیں لیکن ترکیب لفظ فصاحت کی شان سے بعید ہے		
اگر قسمت کی ستانی لکھ دیتے تو سب طرح مناسب تھا۔		
گلگونہ خاک پاک ہر رضوان کیواسطے	۲۹۱	اول
خارہ ہر غازیان خوشایان کیواسطے		
اکسیر ہر یہ عیسے و اتمان کیواسطے		
حورون نے بھی حبی ہر افسان کیواسطے		
خاک کا چٹنا کیسے بجا اور میں دیکھا نہیں یہ لفظ صرف برعایت افشان کے لایا گیا ہے		

جلد	صفحہ	اسی سبب غلط ہو گیا البتہ کنکرتھ کا پینا آیا اور غازیان خوش ایمان کا لفظ بھی قابل دیکھنے کے تو
۱	۱۰۰	کیا جس قدر زمانہ ہوا انتقال کا
		ہر عرصہ بھی تو سن کر کل شاہ سال کا
		زمانہ ہونا بمعنی زمانہ آنے کے کہیں دیکھا نہیں اسکی سند چاہیے۔
۲	۱۰۱	اک ٹوڈی بام بام گئی تب وہ قلم
		لا کر خبر یہ ہند سے بولی بچشم غم
		پہلے مصرع میں آئینہ م کے کیا معنی اور وہ کا لفظ کیا ہے۔
۳	۱۰۲	کیا ہی یرقان زدہ جو ہر روز سیہ فام
		لو آگے بڑھو آؤ یہ وقت کا ہنگام
		اس شعر میں وقت کا ہنگام کے کیا معنی۔
۴	۱۰۳	دو چاکڑی میں یہ ہوا آچون کا نقشہ
		منہ زرد و دہن مشک زبان ہو ٹوٹا
		زبان بوٹھون پر پیدا ہوا کسا محاورہ پر پیاس کی حالت میں زبان کلبوٹھون پر پیدا ہونا
		بمعنی زبان گل پڑھنے کے کہیں دیکھا نہیں اسکی سند چاہیے۔
۵	۱۰۴	تو کیا یہ فرشتے کا بھی تیرے میں مقدور
		سادات کے خیمہ کو جو بیٹھ کر سے چور
		خیمہ کو بیٹھ کر سے چور کرنا محاورہ پر اسکی سند چاہیے۔
۶	۱۰۵	آؤ نہ تیرے درخیمہ کے زینب بھی سنت
		چانی سخت ہوں یا اس کلام نے
		ہول دینا نیا محاورہ ہر اسکی سند چاہیے۔
۷	۱۰۶	مشاطہ جو یہ خوشخبری پائی امان
		سو باتیں دے شام کی سائے امان
		لفظ و کتا صحت کھنڈنے ترک کیا اور اور پر کہہ بولتے ہیں نہ کہتے ہیں۔
۸	۱۰۷	کیا کان اک تن تھے دم جبکہ خون تھا
		اک پٹال تھے اکٹھ حال تھے اکٹھ حال
		توابع کا جدا ہونا جائز نہیں پس چال حال کو جدا کرنا غلط ہے۔
۹	۱۰۸	بیل گئے آواز سے جسکی درو دیار
		ہر کو چہ میں بیش رقیابت تھا نہ ہوا
		بیش رقیابت ہونا کوسا محاورہ ہر اسکی سند چاہیے۔
۱۰	۱۰۹	وہ بولارے قفل سے ہاتھ لگا گشت
		حاکم مجھے دیو کا زرد مال نہایت

جلد ۳۶	صفحہ ۱۰۱	نہایت یعنی شیر کے نہیں ہوا البتہ اسے محل سے نہایت کہا جاتا ہے کیونکہ کسی شے کے لیے اس کی نہایت
اول ۳۶		یہ کچھ چوکی اور علی سب سے یکدگر
		پھر ہاتھوں اندھیر میں ڈھونڈھا اور پھر
		لفظ یکدگر وہاں پر استعمال کیا جاتا ہے کہ وہی شخص باہم ایک دوسرے میں متفق ہوں یا بہت
		شخص سطر ہے ہوں کہ ہر واحد ہر واحد ایک سے دو کا لکھتا ہوا وہاں پر فقط ایک حضرت
		سکینہ معنی اسے مناسب ملنے والی ہیں اس جگہ یکدگر کا استعمال جائز ہوگا اور اس کے
		خلاف ثابت کرنا ہوسد لاوے۔
اول ۳۷		پانی وہ کچھ کسی نے پیا اور نہ کچھ پیا
		تقسیم الہیت میں کھانیکو پھر کیا
		اور نہ کچھ پیا کی عبارت اس محل پر سراسر محاورہ اردو کے خلاف ہے۔
اول ۱۳۹		چلا کے فاطمہ بھی کرتی تھی گریٹا
		دیتا تھا تب یہ لاشہ و شبیہ یون دعا
		دوسرے مصرع میں یہ لاشہ کہنا اور حریف اشارہ لانے سے کیا فاطمہ اس شعر سے
		یہ کا لفظ یا یون کا لفظ نکالنا چاہیے تب معنی درست ہو جائینگے۔
اول ۱۲۱		دنیا میں اس طرح کے نہیں دیکھے ہوا
		یہ رنگ ٹھنک ٹھنک دیکھا تھا رخصتا
		موتی کی نسبت لفظ شنگ استعمال نہیں کیا البتہ دوسرے جہات مثل یا قوت زمرہ وغیرہ
		کے ساتھ شنگ استعمال ہوتا ہے اس کی نہ چاہیے۔
اول ۳۱۵		جسم مڑے نہ پشت پر باقی رہا کوئی
		جیسے پلٹ کے چوٹ کرے اُردا کوئی
		اُردا پلٹ کر چوٹ نہیں کرتا بلکہ اُردا سانس سے بھی چوٹ نہیں کرتا صرف جو چیز
		روبرو ہوتی ہے اس کو دم سے کھینچ لیتا ہے کیونکہ اُردا بسبب گردنباری ہتھ کے حرکت
		سے معذور ہے پس اُردا کا پلٹ کے چوٹ کرنا محال ہے۔
دوم ۳۲۲		آغا کیا گریہ رسول دوسرا سنے
		اور وعظ بھی موقوف کی محبوب خدا
		لفظ وعظ محاورہ اردو میں نہ کہ موقوف نہیں اس کی سند چاہیے۔
اول ۳۲۶		یہ کہنا سکینہ کا کہ سر شاہ کا تڑپا
		سر پوش گرامت سے مراد ہے

میراج سرشت کو ہونی ایک قدر بالا	گر دو سرشتہ آن کے پھرنے لگی زہرا
ایک قدر بالا کے معنی کچھ معلوم نہ ہوئے اور نہ یہ کھلا کہ کسکا محاورہ ہو اور اس لفظ کی ترکیب	کیا ہو اور لفظ قدین انصاف کسی ہو
گستاخ ایک مجاور فرزند مر تضا	شب کو بھی باریاب بن ہوتا تھا بار
ایک شخص و فن سخن و علم دار بن ہوا	اوس شب گیا جو روضہ میں تو دیکھتا ہوا
آگر گردہ شعلہ کہ شور و فغان اٹھا	فانوس قبر جلنے لگی اور دھوان اٹھا
مجاور فلان وہاں کہیں مسانین البتہ مجاور کا لفظ روضہ یا قبر یا آستان وغیرہ کے	ساتھ متعلیٰ ہوتا ہو اور سخن علم دار کیا چیز ہو سخن کے لفظ کو اس طرح کسی شخص کی طرف منسوب
ہوتے دیکھا نہیں سخن کے لفظ کے ساتھ مکان کا مذکور ضرور ہو اسکی سند چاہیے۔	یہ صدر نشین ہفت فلک ایک قدر تعظیم
یہ فرق بین مہیط حق افسر دیہم	یہ چشم یقین علم خدا جانت کریم
پیا بیش پوشاک زمین ہاتھ سے کھب ہو	نہ در غم افلاک یہاں ایک وجب ہو
اس بند کے شعرا و میں ایک قدر تعظیم کی ترکیب و معنی کیا ہو اور کمان کا محاورہ ہو اور	لفظ قدین انصاف کسی ہو اور ٹیپ کے شعر کے معنی کیا ہیں۔
عاشورہ حسین کا ہر واقعہ شدید	سچ تو یہ ہو کہ پنجتن او میں ہو شہید
عاشورہ کا الف کیا ہو اور الف کی جگہ ہا کیونکر قائم ہو گئی اسکی سند چاہیے۔	
اغلا طرشتہ میرا نہیں صاحب	
کچھ بولو تو اس عاشق سلطان بندہ	چلائی ہو دیوڑھی یہ بچہ بال کینہ
بتلاؤ مجھ سے کی تسلی کا قرینہ	اس صدمہ سے دشوار اس کی

جلد	صفحہ	تھا چہنا اور سلطان مدینہ کا قافیہ بسبب منصف الیہ واقع ہونے لفظ مدینہ کے جائز نہیں چنانچہ ذکر اسکا اور پھر گندرا کر۔	
اول	۱۰۷	صحنہ آتش سینہ پیرین عاشق صافی سینہ خاک دہن لپہ جواس سینے سے لگے کہ لپہ حق نماہ تو جہان میں ہر یہی آئینہ اسکا عاشق ہو تو ہون کو کی نگین	
		اوسی طرح سے بنیا اور عاشق صافی سینہ کا قافیہ بھی جائز نہیں۔	
اول	۱۰۸	ایر نہر علقمہ مرا بچہ کرے گناہ ایر دہرے وفار مرا بچہ چرنے گناہ	
		اوسی طرح نہر علقمہ اور وفار کا قافیہ بھی جائز نہیں۔	
اول	۱۰۹	تھا یہ ہجیرا جو عباس مرا شیہ جوان سینہ حر پہ تھار گئے ہونے تریب کی شان	
اول	۱۱۰	میں یہ کرتا تھا اشارہ کہ نہ ای بھائی جان رحم لازم ہر یمن ہم میں نام جوان	
اول	۱۱۱	عباس سے یہ کہنے لگے شاہ دو جہان تم جا کے اس عرب کو بلا لاؤ بھائی جان	
اول	۱۱۲	گرتی تے لپٹ کر جو وہ کہتی تھی چاچا جان یہ کہتے تھے عتہ تری آواز کے زبان	
		زافو پہ بچھاتے جواو سے سرور زیشان مونیخ جھوٹے پائون پر یہ کھڑے تھے پائون	
		ان شعر و زہدین لفظ بھائی جان اور چاچا جان کا بغیر اعلان نون کے آیا ہے حالانکہ یہ افعال کسی کی زبان پر بغیر اعلان نون کے آتے نہیں اور اگر ان الفاظ کو باعلان نون پڑھیے تو وہ بکاف قافیہ ساتھ امام دو جہان و شاہ دو جہان و سرور زیشان کے درست ہوگا چنانچہ ذکر اسکا اور چاچا جان	
اول	۱۱۳	لیٹھن گئے سے میں پر زما تو ان کے سینے سے تو سرک تو دہرے بابا جان گئے	
		انسان نون تو ان بسبب صافی الیہ واقع ہونے کے جائز نہیں پس قافیہ غلط ہو گیا اور ذکر اسکا بھی پھر گندرا کر	
اول	۱۱۴	تھی لپٹاؤ مٹی ہوئی مونیخوں کے کھٹے مال اور دیدہ بدین تھے جون ساغ غول مال	
		اوسی طرح سے دیدہ بدین میں اعلان نون جائز نہیں۔	
اول	۱۱۵	تھے نبی امت بدین نے مارا ان باغیوں نے لوٹ لیا باغ جلاسا مارا	
		اوسی طرح سے امت بدین میں بھی اعلان نون جائز نہیں۔	

<p>گو کہ تھا شبیہ الم سر نشان</p>	<p>ڈوبا تھا خون سے چہرہ پر نور نشان</p>
<p>اس شعر میں سرسبز کا قافیہ اور آیا ہر یہ قافیہ غلط ہے کسی کو اگر بد وزن در آیا نہیں بلکہ بد وزن طور آیا ہے اور اس لفظ کو کسی شاعر نے دیک کے ساتھ قافیہ کیا نہیں اسکی سنجیدگی</p>	<p>تجربہ تھی کہ منکر بھی ہر اک تھا مقرب کا</p>
<p>اس شعر کے قافیہ میں توجہ کا اختلاف اور ذکر اسکا اور گزرا ہے۔</p>	<p>تھا کٹ میان دو جہان شتر اور کا</p>
<p>سب بیدیاں نیچے روتی تھیں اجندہ جو پوچھتا ہے وجہ تو کہتی ہیں بصدیاس زینب نے کہا ساتھ لیے جاؤں مجھے بھی چلائی سکنہ دہن لجاؤں مجھے بھی یوں کہنے لگی دوڑ کے فضا بگاڑا نکار چلائی بہن محبوبہ رحی سے یا سید ابرار وہ غم سے جو غصہ بہن تو گھبراہٹ ہوئی تھی وہ درد سیدہ بہن تو گھبراہٹ ہوئی تھی ناگاہ بڑھی فوج ہو جنگ کا سامان شہزادے چب پڑے لکاتیر و نکابان</p>	<p>اک ایک کو اندیشہ ہر اک ایک کو دھماکا لوگوں سمجھے شہزادے کے چہرے کی نہیں آہیں تقدیر غیر عملدار کی دکھلاؤ مجھے بھی دریا کی کدھر راہ ہو بتاؤ مجھے بھی جاتے ہو کہاں تیرن مارے کوئی خوشگوار تمہستی نہیں اب تہے سکنہ بگاڑا نکار اکبر کے وہ عاشق ہیں تو شہزادے ہیں تیری فرزند تو اونکا ہو گا دانی ہوں میں بھی اور گھٹے لگی عاقبت جبر شہزادان ملو اور ملکر کہے کہا یا شہزادان</p>
<p>ان شعروں میں قافیہ شاکھان یعنی قافیہ مار آیا اور سب میں قافیہ شاکھان کا لانا جائز نہیں اسکا ذکر بھی اور گزرا ہے۔</p>	<p>راؤ موتی ہر اک کی بیانی تھی</p>
<p>قاسم سے بنی لوہو کو چھڑا تا ہر مقدر</p>	<p>اس شعر میں ہوتے کی ہر قطع میں گرجا تے ہر یہ جائز نہیں اسکا ذکر بھی اور گزرا ہے۔</p>
<p>یہ کہہ کے بس عورت کہنے عریان کیسے</p>	<p>اس شعر میں عورت کا میں گرجا تا ہر یہ جائز نہیں اسکا ذکر بھی اور گزرا ہے۔</p>

پان تیج جائید علی میان سے نکلی

کس بق سے کس بق سے کس شایع

تو ایج کا جدا ہونا جائز نہیں پس ق برق کو جدا کرنا جائز اور غلط ہے۔

جن جن کے سپر ہو گئے تھے پشت میں پچا

اون سوگ نشینوں کے بیٹے شہر ذیشان

سول نشین کا لفظ فارسی زبان میں نہیں کیا اور سکھ ہندی بھی کہ نہیں سکتے کہ ترکیب کی

فارسی ہر اور دونوں لفظ بھی فارسی ہیں اسکا ذکر بھی گزر چکا ہے۔

ماہین لمی سا تھہ راور نہیں جاتا

بجانی کو بی بجانی کے یہ نہیں جاتا

اس شعر میں ماہین کے معنی صرف درمیان کیے گئے ہیں یہ غلط ہے اسکا ذکر بھی گزر چکا ہے۔

کھیتے ہوئے زمین گل امیہ کو دیکھو

مسند یہ قرآن سے خوشید کو دیکھو

قرآن سے خوشید منحوس ہے اسکا ذکر بھی آگے ہو چکا ہے۔

چمپیرا فرس کو امہ کے جو یا سید ام

طاؤس کی طرح سے بڑا ہے پتہ ش قدم

دی پندوں کی یاد رکھنا ساز اور ا

چالاک فہم و فکر سے ذہن رسا سے تیز

جاے زمین اوٹ کے ہدیہ شہر سب سے تیز

دیجاہ تھا سعید تھا فیروز بخت تھا

رہوار کیا ہوا یہ سلیمان کا تخت تھا

شعراول و دوم و چہارم میں گھوڑے سے طاؤس سے تشبیہی ہے حاناکہ طاؤس

بلند پر وار نہیں ہے اور پانچویں شعر میں گھوڑے کی تعریف میں دیجاہ سعید فیروز بخت

لکھا ہے یہ جائز نہیں یہ عقیدت خاصہ وی اقول کے واسطے ہیں اسکی سند چاہیے۔

اب فرش کمان کا صف ماتم کو بچا

گھر پونچا تو زعفرانے کا تخت اوٹھاؤ

صف کا ماتم کی طرف مضاف کرنا جائز نہیں کی صف بمعنی بویا لفظ ہندی ہے حاناکہ

اسکا ذکر بھی آگے گزر چکا ہے۔

اول	چٹ جاتے ہیں طائر جمع ہوتے ہیں گرفتار	ماہی کے شکار میں سے کب یونس بنی
اول	حضرت یونس علیہ السلام کے وصف میں لفظ دین ارکالا نا عجیب ہے کہ یہ لیل دق و ہر شعر فصیح ایسے لفظ انبیاء کی شان میں نہیں لکھتے۔	
اول	روتے ہوئے خمیر سے جو ڈیوڑھی پہ گئے شام	فرزندوں کو چاٹنے لگی زینب بیجاہ
اول	سنگریں کھنے لگی زینب ذیباہ	دلو آدھن بجائی کو مرنے کی ضما آدھ
اول	قطرہ کمان کمان صفت قازم کرم	موضع ضعیف و مہ سلیمان ذی حشم
اول	ماد یوڑھی سے چلائی کہ نشہ کباب	کشتان گھوٹے پر چڑھے تاقم ذی شام
اول	آئے تو رخ اکبر ذی قدر کو دیکھو	مشکل مہ نو دیکھ چکی بدر کو دیکھو
اول	گردن سے پوٹی گئی ہر بانو سے نامدار	صدقہ میں تیرے اہل ہر آقا کے راہوار
اول	ان شعروں میں ذیباہ و ذی حشم و ذی شان و ذی قدر و نامدار کے لفظ محض حشو ہیں ان الفاظ کا استعمال اسما کے ساتھ دیکھا ہے اس کے ساتھ دیکھا نہیں کہ اس کا جی و گنگوڑ	
اول	تصویری بستر پر کشیدہ تھی تن زار	باہن جو گلے میں چین تو بند ویدہ خونبار
اول	تائی مصرع میں بند ویدہ کے لفظ سے ایک ال قطع میں گرا تا یہ ویت نہیں گرجند	
اول	الفاظ میں مثل سپید دیو وغیرہ کے جو کہ قدامت سے معنی ہیں ال کا گرا تا جائز ہے اس۔	
اول	ناگاہ بجا فوج عدو میں طبل جنگ	کھانے لگے ہر صف میں تلکھا سینگ
اول	لفظ طبل لغت میں بسکون ثانی آیا ہے اس صحن میں تجرکیس شستہ لکھا گیا معلوم نہیں	
اول	شکر کے زرد پوشوں گھوڑوں کے تینگ	جانا لی تھی فوج ستم میں کنی فرسنگ
اول	اس شعر میں جو گھوڑوں کے لیے تینگ کا فقرہ دیا ہے یہ سراسر محاورہ غلط ہے البتہ گھوڑوں کی باگین لین یا لکائین لین ہوتے ہیں یا گھوڑوں پر تینگ کسا اور باندھا کہما جاتا ہے۔	
اول	بس اس میں بس گھوڑا کا ہر یہ قیام	ہو عنفرت خلیق کی یا پت ذوالکرام
اول	اس شعر میں ذوالکرام صحیح معنی میں نہیں ہے کیونکہ کرام جمع کریم کی ہے نہ کہ کرم کی۔	



۱۰۰	جلد اول	۱۰۰	مہم چاہت والو تکے لود گشتہ میں	یہ گلا وہ ہر گلے جسکے یہ کشتے میں
۵۸	جلد اول	۵۸	اس شعر میں ام کو لفظ بصیغہ مع ستمل ہوا ہے یہ کہان کا محاورہ ہر اسکی سند چاہیے۔	یہ سن کے خدیفہ کا لگا کا پنے اندم
۱۳۱	جلد اول	۱۳۱	خوب اور اس کی جگہ اندم کا پنے کے بصیغہ جمع یو لاجاتا ہے اور جہاں اندم کا با فرد مذکور ہوتا ہے اس سے اور ہی اندم مراد ہوتا ہے خصوصاً اس مقام میں اندم کا لانا نہایت نامناسب و نامرہا ہے۔	بولی یہ بھلا آئینکا ہر کونسا ہنگام
۱۳۱	جلد اول	۱۳۱	تھا زیر زرد کا دوسرا طرح کا بکتر	نخبر نہ اثر جس پہ کرے اور نہ جہر
۶۸	جلد اول	۶۸	دستا نو لکھو ہاتھ آئی عجب صحبت دلگیر	بوسہ جو لیا بچ پہ پونچا سر شمشیر
۱۹۰	جلد اول	۱۹۰	نالان ہر پنجہ سے رنج رسول فلک اساس	آتا بھی دل سخت کرانہا نہ شناس
۲۰۰	جلد اول	۲۰۰	کپے تو یہ نہ پہنو گامین ام فلک اساس	تازہ ابھی ہر ماتم عباس حق شناس
۲۰۰	جلد اول	۲۰۰	خادم بلال و قنبر گردون اساس تھا	نعلین اسکے پاس عصا اسکے پاس تھا
۱۰۸	جلد اول	۱۰۸	فلک اساس اور گردون اساس کسی انسان کے وصف میں نہیں آیا ایوان اور دیوان اور بارگاہ اور آستان وغیرہ کے اوصاف میں آتا ہے اسکی سند چاہیے۔	لہر ہی میں سانسے نہر میں بہت کی
۱۱	جلد اول	۱۱	شادی ہو کر نہ ہو آرم ہو یا جو	دنیا میں گزربانی ہر انسانی بہر طو
			آرم کے مقابل میں جو کسی کے کلام میں نہیں آیا اور نہ ابجگہ مناسب خاص ہے بلکہ صریح میں منظور اور متعارفہ کا بیان کرنا ہے لہذا یہاں تکلیف کے معنی میں کوئی کلمہ ہونا چاہیے۔	

۱۰۰	اول	میں	اور تریسٹن سن کے دو کونین کا عالی	خاتم سے نکلیں گے گیارہ ن ہو گیا مالی
۱۰۱	اول	میں	کونین کا عالی محاورہ میں آیا نہیں اسکی سند چاہیے۔	
۱۰۲	اول	میں	دنیا میں سدا عبرت و اندیشہ کی جاہر	یا ن کیسا مقام اٹھے ہر کوچ لگا ہر
۱۰۳	اول	میں	مصرع اول میں حرف غزنیست ہشتہ میں زائد ہر اور اس لفظ کا اسطر جزا لانا جائز نہیں	
۱۰۴	اول	میں	پنجمیں حتی ایک نور کی چادر جو دور دور	ہنستا تھا کہ کشتان پر یہ جادو کہ تھا غر
۱۰۵	اول	میں	چہلے مصرع میں لفظ ایک اور لفظ دور دور دونوں شوہن ان لفظوں میں نہ کچھ عیبت	
۱۰۶	اول	میں	ہر نہ لطف معنی بلکہ جب ایک چادر کہا گیا تو لفظ دور دور جو تکرار واقع ہوئے ہیں	ہر نہ لطف معنی بلکہ جب ایک چادر کہا گیا تو لفظ دور دور جو تکرار واقع ہوئے ہیں
۱۰۷	اول	میں	زنگ بنی تھا عرب ہو گیا فقت سے	اک ضرب میں باطل کو جہاں کر دیا حق
۱۰۸	اول	میں	زنگ فقت سے ہو گیا محاورہ عوام کا ہے۔	
۱۰۹	اول	میں	آماؤں بردہ حتی دو فون طاف سے فنج	نرغہ میں بقیہ تھا شبہ زمان کا فنج
۱۱۰	اول	میں	شبہ زمان کا لفظ زبان فارسی میں آیا نہیں پس غلط ہے شاید یہ صاحب شاہ مردان ہے	
۱۱۱	اول	میں	قیاس کر کے لکھا ہے حالانکہ وہاں مردہن کے معنی مطلق رجال کے نہیں بلکہ مردان سے	
۱۱۲	اول	میں	مراد مردان خدا و جانمزد و اصحاب ادب فاضلہ میں یا سیدۃ النساء کا تزیہ کیا ہے۔	
۱۱۳	اول	میں	شہرندہ زمانہ سے گئے داخل سبحان	قاصر ہیں جن جن فتنہ فتنہ و سخن دان
۱۱۴	اول	میں	سبحان کی فصاحت البتہ مشہور ہے داخل کی فصاحت کمین سے ثابت نہیں داخل	
۱۱۵	اول	میں	ایک شخص کا نام ہے اور اسکے طرف قبلیہ بنو داخل منسوب ہے اور سبحان اوسے قبلیہ سے تھا۔	
۱۱۶	اول	میں	تجارت میں اون لاشوں کا اک شہ بن ہے	گردان پر نمایاں گئی جا کہ خط خب
۱۱۷	اول	میں	جا کہ خط خب	
۱۱۸	اول	میں	کچھ بڑھکے چہرے جہاں قبلیہ بن ہے	ن کی طرف دوش میں گردان انور
۱۱۹	اول	میں	بے پر کے کیا بنی یغنی لاشوں میں شوشے بھی جڑے، اسکا ذکر بھی گزر چکا ہے۔	

تاریخ ترتیب انتخاب نقص تراویدہ خاتمہ بلاغت تمام مزاج و ان سخن  
عزیزی سید مجتبیٰ صاحب آزاد دہلی میٹھا کا شاکر و حافظ اکرام احمد یغم

<p>آج اے حضرت نساخ زلے نہیں ذہن عالی نہو کیون نبض شناس گفتار سقم اشعار کو صحت سے مبدل کرے حافظ گوشت اشعار پر تحقیق ترسی تیری تحقیق پہ اشعار کو ہر ستوناز مرثیہ کو جو دو گز رہے بہن دیر اور نہیں اس لیے تو ہے زنجیروں میں صحت عام نقطہ صحت کے لیے عام کے بعد تشخیص ایسا نسخہ کہ در قانون علانی افکار کیا کر گیا کوئی اس نسخہ کی ترویج بجا چونکہ تحقیق سے ہو رہے ہیں آزاد</p>	<p>ماہر فن سخن آپ سا کوئی طاشا کہ فن نظم میں ہیں آپ حکم احکما تیری اصلاح کا ایک نسخہ اعجاز منا تقویت بخش ہر تحقیق کا شہر برا یرے اشعار پر تحقیق ہو جو جان خدا امک شہروں میں بہت سقم جو تونے دیکھا عقل اور علم سے اک ایک کو تشخیص کیا وہ لکھا نسخہ کہ دستور عمل ہو گیا ایسا نسخہ کہ ہر جان دارو سے طبع شہرا کامین ملتا بھی ہو جو تا ہر قیمت کا لکھا سال اس نسخہ کا تحقیق نہ کو تر لکھا</p>
---	---

رہنمہ قلم مضار قم سید وار علی صاحب سیفی پاشہ فرج آباد شاکر و شیخ امام بخش صاحب

<p>بذریعہ کی تو مرضی جناب نساخ کچھ اس میں نہیں ذرا کشف کو نقل چشم انصاف سے جو دیکھئے گا اسے لازم کہین کہین کچھ شکایت نہ ملال سیفی نے کہا یہ اسکا سال تاریخ</p>	<p>میں یہ رسالہ غور کر کے دیکھا اور کوئی نہیں ہر اہم تر ماضی بجا وہ بھی کہے گا یہی کہ جو میں نے کہا یہی کہ شہر سے ہو ہی جاتی ہو خطا والہم مت ام راست ہو جو لکھا</p>
--	---

چکیزہ کلک پاش شیخ وزیر علی صاحب تخلص سبیل باشندہ منوکر شاگرد مولف

یہ رسالہ سلسل الیما	جان تحقیق کی ہر جہہ فدا
مکمل سے پوچھا جو سال تاریخ	طالع روشن تحقیق کما

رتمزود خانہ گمر زینتی وارث علی صاحب تخلص پاشندہ مانک گنہ ضلع حاکم شاگرد مولف

یہ رسالہ زمین گو یا کہ یہ بحر	بلوڈ شمس المومنین
اسکی تاریخ کی توفکر	کہ ضیاء شمع تحقیق

چکیزہ قلم گمر زینتی یارث حسین صاحب تخلص فہمی السب کپڑ سکول انجمی جمعی

لکھا استاد ایسا رسالہ	کہ جس سے بڑھ کنی توفیر تحقیق
ہوئی جو مجھ کو فاسل فصلی	کہا دل سے مئے تنویر تحقیق

تراویدہ کلک گمر فشان بوٹی عصمت صاحب تخلص انجمن باشندہ کلکتہ شاگرد مولف

رسالہ حضرت استاد نے جو لکھا	یقین جانیے ہر شہر شہن تحقیق
جو پوچھی باغ میں تانت اسکی آواز	تو تر یون کے کما سر و کما شہن تحقیق

از مولف مظلہ

جو گیا انتخاب توفیق منہاجات تمام	اسکو بیاہو گر امون شامہ نور امتیاز
مجھ کو جو سال عیسوی کی ہوئی فکر	کہا غیب نے کہا طالع نور امتیاز

ایک

خالد الطست

و نچہ تسم برخانہ

برای سنجش میزان کتاب‌های چاپی  
مطابق نظامی است که در آن و در دست  
آوردن آن فروریخته شد فقط



وَمِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ بْنِ جَابْرِ بْنِ شَيْخَانِ بْنِ مَرْثُومٍ